سوال

(29) قرآن آیات کے جمع وواحد کے صیغوں میں تبدیلی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی آیات کے جمع متکلم کے صیغوں کو واحد متکلم کے صیغوں میں تبدیل کرلینا کیا حکم رکھتا ہے؟ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر 511 حدیث نمبر 65 میں قرآنی آیت: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا الخ صیغہ واحد متکلم میں موجود ہے۔ حدیث کی سند پر غور فرمائیں۔ اور مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ کیا دوسری آیات میں بھی ایسے صیغہ واحد متکلم بنایا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مشارالیہ روایت جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ وہ ضعیف اور ناقابل حجت ہے کیوں کہ اس میں عبداللہ بن الولید بن قیس التجیبی المصری ضعیف راوی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لین الحدیث وله عند ابی داؤد حدیث واحد فی الدعاء اذا استیقظ وضعفه الدار قطنی'' (تقریب 1/459) (تہذیب 6/69)

اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

''واسناده ضعیف فیه عبد الله بن الولید وهو المصري وهو لین الحدیث کما فی التقریب''

(مشکوٰۃ 1/382) رقم الحدیث 1214 عمل الیوم واللیلة لابن السنی 276 حدیث رقم 761 سنن ابی داؤد باب مایقول الرجل ازا تعار من اللیل۔ مع عون المعبود (4/474

نیز صاحب المرعاة فرماتے ہیں:

''واخرجه ایضا النسائی وابن حبان والحاکم وصححه وابن مردویه وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة'' (2/167)

''یادرہے تمام ائمہ کے ہاں اس حدیث کا مدار عبداللہ بن الولید پر ہے ۔ اور وہ ضعیف ہے ۔ لہذا حدیث ضعیف ٹھری ۔ مسئلہ ہذا میں کوئی صحیح واضح نص ایسی نگاہ سے نہیں گزری جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر دال ہو۔ لہذا بلا دلیل ایسے اقدام سے احتیاط میں ہی راہ سلامتی ہے اور اسی کو اختیار کرنا چاہیے ۔ (حتی یاتی اللہ بامرہ)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص210

محدث فتویٰ